ابتدائیہ

ادب اورعصر کا تعلق تو ایک تسلیم شدہ امر ہے۔ لہٰذا ادب کے اساتذہ کا سب سے اہم تعلیمی فریضہ طلبہ کے ذہن کے لیے نصاب کی تدریس کے علاوہ اپنے عصر کی بے چین صورتحال کے اہم سوالوں کا جواب مہیا کرنا بھی ہے جس سے وہ اسی صورت میں عہدہ براہ ہوسکتے ہیں جب وہ ادب کے فنی اور جمالیاتی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ عصری فکری انتشار کے بارے میں ایک متعین ذہن اور سوچ کے ساتھ طلبا کی رہنمائی کریں۔ معلم اُس عذابِ دانشِ حاضر سے واسطہ قائم کرتا ہے جس کی طرف اقبال نے اشارہ کیا ہے۔ اقبال کے زمانے کا نوجوان اور متعلم تو نیا نیا خوگرِ پیکرِ محسوس ہوا تھا لیکن ہمارا آج کا طالب علم تو پورے کا پورا اِس عصر کے پیش کردہ سوالات کی وجہ سے اپنے گردوپیش کی صورتحال پر غیر مطمئن دکھائی دیتا ہے۔ زمانے کی رو نے اسے اپنی اقدار اور روایتی تصورات کی طرف سے تشکیک میں مبتلا کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کونسا اصلی متعلم ہے جس کے دُکھ کا مداوا سب سے اہم اور اولیت کا متقاضی ہے۔ دوستوئفسکی اگر زندہ ہوتا تو وہ کہتا کہ یہ ایوان کراما زوف ہی ہے جسے فادر زوسیما کے بوسے کی ضرورت ہے تا کہ وہ خدا کی سلطنت میں واپس آ جائے۔ خدا سے روٹھی ہوئی روح ہی دراصل وہ اصلی اور حقیقی روح ہے جسے معلم نے اپنی توجہ کا مرکز بنانا ہوتا ہے۔ ہمارا نوجوان مذہب اور روحانی اقدار سے باغی نہیں ہونا چاہتا مگر اس کے اندر کے سوالات اسے سخت مضطرب رکھتے ہیں۔ یہ اضطراب یوں تو ہر شعبہ تعلیم میں ہے لیکن ادب کے طلبا بالخصوص اس کے شکار بنتے ہیں۔ ادب کے معلم کا سب سے اہم فرض ادب کے اُس طالب علم کی کھوج اور تیمارداری ہے جو کسی وجہ سے آسمانی اور زمینی رشتوں (خاندانی، روحانی، سماجی) کی رحمت ورافت کی پھوار سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر کلاس روم کی فضا ایسے طالب علم کے جذباتی و ذہنی رُخ کو پھر سے رحمتِ خدا کی طرف لے آئے تو یہی اصلی تعلیم ہے۔ یعنی ایک انسان کی روح کو بچایا تو پوری انسانیت کو بچایا۔ ادب کہیں کہیں جکڑی ہوئی بندشوں پر ضرب بھی لگاتا ہے اور طالب علم کی ذہنی کشادگی اور کھلاؤ کا فریضہ بھی سرانجام دیتا ہے۔ بس سوال یہ ہے کہ کیا کلاس روم یہ کام کرتا ہے؟

ہیئت پرستوں نے کہا تھا کہ ہیئت قاری کو زندگی کے نئے احساس سے متعارف کراتی ہے یہی کام کلاس روم کا ہے۔مسیحائی بیماری کو دور کرنے سے پہلے درد کے احساس کو کم کرنے کا نام ہے۔ادب اور ادب کا تعلم یہی کام کرنے کے لیے ہی ہے۔بس اس فریضے کی کوشش جاری رہنی چاہیے۔

مجلّہ معیار ملک کے نامور لکھنے والوں کی تحقیقی وتنقیدی تحریروں کی اشاعت کے ساتھ ساتھ تعلیم و تدریس اور اُردو زبان وادب کے طلبا کی ان ضروریات کو پورا کرنے کی آرزو بھی رکھتا ہے جن کی طرف معلم کے فریضے اور کلاس روم کی فضا کے حوالے سے اشارہ کیا گیا ہے۔لہٰذا ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اس میں عصری مسائل سے بحث کرنے والی تحریریں بھی شامل رہیں۔

معیار کا اٹھارواں شمارہ حاضر خدمت ہے اس شمارے میں عامر سہیل صاحب اور سعادت سعید صاحب کے مضامین نہایت علمی اور پُر مغز مباحث کے حامل ہیں اور شمارہ معیار کے دیگر مضامین بھی آپ کی توجہ کے منتظر ہیں اور آپ کی دید کے قابل ہیں۔

مدیر
عزیز ابن الحسن